7669 ـ ایسے خاوند سے کس طرح کا سلوک کیا جائے جومخرب الاخلاق جنسی فلمیں دیکھتا ہے اوربیوی کے حقوق ادا نہیں کرتا

سوال

مشکل یہ ہے کہ کچھ سالوں سے خاوند مجھے حقیر سمجھ رہا ہے اورمیرے جسمانی حقوق بھی ادا نہیں کررہا حتی کہ بوسہ تک چھوڑ رکھا ہے ، اورگندی قسم کی جنسی فلمیں دیکھتا رہتا ہے ، میری اولاد بھی ہے میرے خیال میں اس کا حل طلاق نہیں (اولاد کی وجہ سے) تواب آپ بتائیں کہ اس کا حل کیا ہو سکتا ہے ؟
میں اس معاملہ میں اپنے خاوند کے ساتھ بات کرنے میں جھجک محسوس کرتی ہوں ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

سوال کرنے والی مسلمان بہن آپ اپنے خاوند سے اس معاملہ میں بات کرنے میں جھجک محسوس نہ کریں ، اس لیے اسے حل کرنے کے لیے اس سے بات چیت ہی سب سے زیادہ بہتر اوراچھی چیز ہے ۔

آپ اسے وعظ ونصیحت کریں ، اوراسے کوئي اچھی اوربلیغ بات کہیں ، اسے اللہ تعالی کے عذاب اوراس کی ناراضگي یاد دلائیں ، جہنم کے عذاب سے خوف دلائیں ، اسے آپ اہل وعیال کے متعلق امانت اورذمہ داری کا احساس کرائیں اورياد دلائیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اورہر ایک سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال ہوگا ادمی اپنے گھروالوں کا ذمہ دار ہے اوروہ اپنی اس رعایا کے بارہ میں جوابدہ ہوگا) ۔

اوراس کا آپ پر یہ حق ہے کہ آپ اسے بتائیں کہ جو کچھ وہ آپ کےساتھ کررہا ہے وہ گناہ اورمعصیت ونافرمانی ہے ، اوراس قسم کی مخرب الاخلاق اورخبیث قسم کی فلموں کا مشاہدہ اسے اللہ تعالی اوراس کے ذکر سے دور کردے گا ، ہوسکتا ہے اس سے اس میں نرمی پیدا ہوجائے اورنصیحت حاصل کرے ۔

آپ اس سے ایسا سلوک حکمت اورمصلحت کومدنظر رکھتے ہوئے کئي ایک بار کریں ، اگروہ پھر بھی آپ کی بات تسلیم نہ کرے توپھر آپ کے خیال میں جولوگ اس مسئلہ میں کچھ فائدہ مند ہوسکتے ہیں ان سے تعاون اورمدد

حاصل کریں مثلا اہل علم ، اوراس کے رشتہ دار و اقربا میں سے اچھے قسم کے لوگ جواصلاح پسند ہوں یا پھر اس کے وہ دوست جن کی بات وہ رد نہیں کرتا ۔

دوم :

آپ کوشش کریں کہ اسے چندایک تقریروں اورعلمی دروس کی کیسٹیں سنائیں چاہے وہ ڈاریکٹ ہوں یا ان ڈایریکٹ طریقے سے ، اورآپ اسے کچھ اسلامی کتب بھی پیش کریں جواس موضوع میں ہوں ہوسکتا ہے اس سے ہی اس کا دل نرم ہوجائے اوروہ حق کی طرف پلٹ آئے ۔

سوم :

اوراگریہ سب کچھ بھی فائدہ مند ثابت نہ ہوسکے توپھر آپ اپنے اوراس کے خاندان میں سے ایک ایسے شخص کو منصف مقرر کریں جس کے بارہ میں آپ سمجھتی ہوں کہ ان کی دخل اندازی کی بنا پر تعلقات اچھے ہوں گے اوروہ اس برائي اورگناہ اورشر سے دور ہوجائے گا اوروہ لوگ اصلاح پسندبھی ہونے ضروری ہیں ، اس لیے کہ اللہ تعالی کافرمان ہے :

اوراگرتم خاوند ، بیوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خوف محسوس کرو توایک منصف مرد والوں میں سے اورایک عورت کے گھروالوں میں سے مقرر کرو ، اگریہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تواللہ تعالی دونوں میں ملاپ کرا دے گا ، یقینا اللہ تعالی پورے علم والا پوری خبروالا ہے النساء (35) ۔

اگران دونوں منصفوں نے اصلاح کرنی چاہی توہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے درمیان ملاپ کرائے اورآپ کوخیروبھلائي اوراطاعت پر اکٹھا ہونے کی توفیق دے ، اورآپ دونوں کے درمیان خاوند بیوی کی طرح اچھے طریقے سے محبت پیدا کرے اورآپ کواکٹھا کردے ۔

چہارم :

اوراگر یہ منصف بھی تم دونوں کے درمیان اتفاق پیدا نہ کرسکیں توپھر اگر آپ صبر اوربرداشت کرسکیں تواپنے خاوند پرمندرجہ ذیل حل پیش کریں :

کہ وہ دوسری شادی کرلے اورآپ اس کے ساتھ ہی رہیں چاہے وہ آپ کے پاس نہ بھی آئے اورآپ کے جسمانی حقوق نہ بھی ادا کرے لیکن شرط یہ رکھیں کہ وہ ان گناہوں اورمعاصی کوترک کر دے اورآپ اپنی اولاد سمیت اس کے پاس ہیں رہیں اوروہ آپ پر خرچہ کرتا رہے تواس میں بھی کوئي حرج نہیں اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوراگرکسی عورت کواپنے خاوند کی بددماغی اوربے پرواہی کا خوف ہو تودونوں آپس میں جو صلح کرلیں اس میں

كسى پر كوئي گناہ نہيں ، اورصلح بہت ہى بہتر اوراچھى چيز ہے النساء (128) ۔

يہاں پر اصلاح اورصلح كے كئي ايك معنى ہيں : جس ميں سے يہ بھى ہے كہ :

بيوى خاوند كواس بات كى اجازت دے دے كہ وہ اس كى بارى كسى اوربيوى كوديتى ہے اوراس كےبدلے ميں وہ اسے اپنى عصمت ميں ہى باقى ركھے ۔

عائشہ رضي اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ :

ام المومنين سودہ بنت زمعۃ رضي اللہ تعالى عنہا جب بوڑھى ہوگئيں توانہوں نے اپنى بارى والا دن عائشہ رضي اللہ تعالى عنہا كوھبہ كرديا ، تو سودہ رضي اللہ تعالى عہنا كى بارى والے دن نبى صلى اللہ عليہ وسلم عائشہ رضي اللہ تعالى كے پاس رہتے تھے ۔

صحيح بخارى حديث نمبر (4914) صحيح مسلم حديث نمبر (1463)

اورسودہ رضي اللہ تعالى عنہا بھى نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى ازواج مطہرات ميں سے ايك تھيں ۔

اوراگر يہ حل يا اسى طرح كا كوئي اورحل پيش كرنے پر بھى آپ كے درميان اتفاق اورجمع نہ ہوسكے اورآپ ميں صبر وتحمل كى استطاعت نہ ہوتو پھر طلاق كى سوچ اس وقت ہونى چاہيے جب آپ يہ يقين كرليں كہ اس شخص كےساتھ رہنا عليحدگى سے زيادہ نقصان دہ ہے توپھر ہم يہ كہيں كہ آپ اس حالت ميں اللہ تعالى كے اس فرمان كى طرف آئيں :

اوراگر خاوند اوربيوى دونوں جدا ہوجائيں تواللہ تعالى اپنى وسعت سے ہر ايك كوبے نياز كردے گا اوراللہ تعالى بڑى وسعت اورحكمت والا ہے النساء (130) ۔

آپ كے اس معاملہ كى صعوبت اورمشكل اس بات كى متقاضي ہے كہ آپ حتمى طور پر اللہ تعالى سے رجوع كريں اوراس سے توفيق اورتعاون طلب كريں كہ وہ آپ كوكوئي صحيح فيصلہ كرنے كى توفيق عطا فرمائے ۔

ہم آپ كوايك بار پھر يہ ياد دلائيں گے كہ خاوند كونصيحت كرنا اوراسے صحيح راستے كى طرف لانے كى كوشش كرنا ہر حالت ميں واجب ہے اللہ تعالى آپ كى حفاظت ونگہبانى فرمائے ۔

واللہ اعلم .